

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



سوانح عمری

حضرت حاجی با و املنگ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بہارِ نبوی
احقر المذنب مفتی محمد رفیع
ابن ابی نعیم بن عبد البر بن ابی نعیم بن عبد البر بن ابی نعیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

میں وزیر کرامت حضرت باوا ملنگ
انجم بزم و لایت حضرت باوا ملنگ
پر تو شاہ رسالت حضرت باوا ملنگ
ہیں سراپا ابر رحمت حضرت باوا ملنگ

فخر کرتی ہے زمین ہند آن بان
مازہر مومن کو ہے ماہ عرب کی شان

ہے روایت آپ بیکلے وطن سوئے ہند
لعل بیکتا کی طرح کان مین سے سوئے ہند
جوش الفت میں عرب کے باغ وین سے سوئے ہند
گویا کی پرواز بھیل نے چین سے سوئے ہند

طنے منا زل کر کے پہنچے آپ کو کن کے قہ
یعنی اپنے خاص ملجا اور مامن کے قہ

سکتے ہیں اس کو پر ایک دیو کا استہان تھا
 قلعہ میں کا بتکدہ اور شہر کفرستان تھا
 دیو سرکش ظالم و سفاک و بے ایمان تھا
 دشمن دین بھی تھا مرد دشمن انسان تھا

تو نہ کچھ فرعون سے کم اسکی زوجہ کا و مانع
 تھی شب و بجور لیکن سر پہ جلتا تھا چراغ

ایک دن حضرت نے کی میلا و ختم انبیاء
 کفر کی ظلمت میں پھیلی نور وحدت کی ضیا
 کشف سے حضرت کے بقعہ نور صحرایہ ہو گیا
 کوہ پیر کیا دیکھتے ہیں جل رہا ہے اک دیا

نور نے گل کر دیا نار بہ ستم کا چسراغ
 بجھ گیا اک دم میں کفار و ن کے دم تم کا چراغ

دیکھا اندھیرو یوروسیاہ چلا اوجھا
 تیر کے مانند تاریکی میں دم گھٹنے لگا
 چمکنی ہل چل یہ کس افتاد کا ہے سامنا
 کیا قیامت آگئی کیا ہو گیا محشر پیا

کرو یا کس نے چراغ زیت گل اکبات میں
 کون دشمن چھپ کے بیٹھا تھا ہماری گہات میں

الغرض اس کشمکش میں صبح کا ڈنکا بجا
 گونج اٹھی کوہ پر اللہ اکبر کی صدا
 پھٹنے کا نون کے پردے آگئی سر پر قضا
 کوہ جنبش کھا کے دم میں پست ہو کر رہ گیا

نعرہ بیکبر کی جب توپ داغی آپ نے
 منہ کے بل کر کے بدبین میں کونای نے

جب ہونے قلوع نماز صبح سے باوا ملنگ
کوہ کا دل آب تھا اور موم تھا ہر ایک سنگ
تھے جلو میں آپ کے تین اور بھی حق کے پلنگ
ایک ایک دیر پائی وحدت کا تھا غوطہ زن منگ

حضرت والا کے ماموں۔ میر سلطان بختور
مالک ملک لایت تھے یہ تینوں ناموں

ایک ہمد پہلی منزل ہی کے دربان ہو گئے
دوسرے ہم راز آگے بڑھ کے قربان ہو گئے
تیسرے جانبر بھی آخر حق کے ہمان ہو گئے
قرین القصد تینوں دوست پہان ہو گئے

جب فراغت کر کے تھمیرا اور تکفین سے
پھر مخاطب ہو گئے اس کا فریب دین سے

آپ گھوڑے پر چوسے اسوار کہہ کر یا صیبت
ور وقتاً نصر من اللہ۔ ذکر تعلق قریب
ساتھ ہی دل سے نکلتی تھی صدائے یا مجیب
یکطرف چیراں ششدر تھے کھڑے گل بد نصیب

آپ کا غازی ہوا کے دوش پر اسوار تھا
گویا اسپ باد فاپیک صبار رفتار تھا

کی نگہ جب اپنے پستی سے اوپر کی طرف
جنت کی گھوڑے نے بڑھ کر کوہ کے سر کی طرف
بام پہنچا تو دیکھا اپنے سرور کی طرف
اپنے آقا کی طرف اور اپنے رہبر کی طرف

ہنہنا کر گر پڑا حضرت پر قربان ہو گیا
آپ کو سنزل پہنچا کر زمین پر سو گیا

قلب محزون پر تھا یا در ان طریقت کا قلوب
اور کسی تھا مرگ اسپا و فاسے سینہ شق
چشم گریان سینہ بریان تھا زبان پر شکر حق
عالم تنہائی تھی شرم و دل تھا چہرہ فق

بیکسی میں مان فقط اک صبر ہی و مساز تمقا
جس کی و مسازی پہ ہر دم شیر حق کو ناہمقا

ہر خبر پختی حبیب مصطفیٰ باحتسرام
پہنچے اس جا پر جسے کہتے ہیں ولی خاص عام
ظہر کا تھا وقت صبحی شب عالی مقام
ہو گئے بہر نماز استا وہ لیکر حق کا نام

دیونے دیکھا جو مشل شیر تمقا آپ کو
منصفی سے گریہ سکین سجھا آپ کو

اپنی دختر سے لگا کہنے کہ اسے جان پدر
 ایسے دل کر دے گا دیکھا ہی نہیں میں نے بشر
 اسکی جبروت و جلالت سے لڑتا ہے جگر
 سارے منتہی پرچ ہیں چلتا نہیں کوئی پتھر

تو ابھی ناوان ہے اہڑ ہے جاو دریافت کر
 کون ہے یہ۔ اس کو سر سے ٹانے کی بات کر

دختر دیو شتی یہ سُنکے بولی اسے پدر
 آپ جب فرماتے ہیں لیتی ہوں میں اسکی خبر
 مرغ بے بس کی طرح ہے یہ تن تہنا بشر
 لو ابھی میں بال ویر لاتی ہوں اسکے نوچکر

آپ ڈرتے ہیں تو مجھ میں مومی کا جوش ہے
 میں ہوں کر بہ میرے آگے یہ مثال ہوش ہے

حاصل مطلب وہ ہو گی شیر غزالان کی طرح
 آپ تک پہنچی لپک کر مرد میدان کی طرح
 خوف طاری ہو گیا کمزور انسان کی طرح
 گر پڑی بسے زمین پر جسم بیجان کی طرح

ہوش جب آیا تو منہ پر چپ کا تا لالک گیا
 آنکھ ملتے ہی جگر میں ایک بھالالک گیا

آپ نے فرمایا بیٹی کیا مرض لاحق ہوا
 کیون تڑپتی ہے زمین پر تو میرے پاس آ
 چیخ اٹھی جلد کیجے درد کی میرے دوا
 ہائے کیا بتلاؤں دلیر زخم سے کاری لگا

جانے کیسا تیر تھا دل سے غلش جاتی نہیں
 اب میرے پختے کی صورت ہی نظر آتی نہیں

آپ نے فرمایا ہنس کر و ختر نیک و خصال
 تیرے عشق کا دل سے نکلتا ہے مجال
 اب تو میری ہو چکی ختر بفضل و ابجلا
 کلہ توحید پڑھ کر دور باطل کا خیال

درو پیدا ہو کے مثل موم جب دل ہو گیا
 رتبہ جو حاصل تجھے ہوتا تھا حاصل ہو گیا

آپ کی تلقین کا ایسا ہوا اس پر اثر
 کف دل سے مٹ گیا جاتا رہا در و چکر
 نخل ناقص میں حقیقت کا ہوا پیدا شمر
 جھگ گئی گردن لگی کہنے اے شاہِ دادگر

خوب کی تم نے دوامیر سے دل بسوح کی
 وزنہ قلع قدر کب کر تہ ہے اک مفتوح کی

میں تصدق آپ پر لوٹتی بنائیے حضور
 داخل حسرت و ایمان کیجئے بھگو ضرور
 ہو گئے کفر و ضلالت دل میرا آپ دور
 سرین ہر حق کا نشا آنکھوں میں حدت کا سرور

ہو چکی پہچان مجھ کو خود بہ خود اللہ کی
 تھی میں گمراہ اب ہوں خواہشمند صیہ کی

آپ نے فرمایا بیٹی تجھ سے راضی ہو خدا
 تو نے اپنے آپ کو حورون میں شامل کر دیا
 مصطفیٰ خوش مرضی خوش تم سے خوش ہوں فاطمہؑ
 پھول برسا میں ملائک تیری تربت پر سدا

انفس من جب کلہ توحید کی تلقین کی
 پتے پتے سے خدا نے لگی آمین کی

دیوینی چلا اٹھنی بیٹی نے کی مجھ سے دعا
 اب میرا جینا جہان میں سخت مشکل ہو گیا
 دیونا ہنچا پر غیض و غضب طاری ہوا
 گرز بسک حضرت والا کی جانب رخ کیا

دیکھتا کیا ہے ہسلی ہے سامنے اُمُّ الْکِتَاب
 بیٹی قرآن کی تلاوت میں رہی اور منہ پر نقاب

تعام کر سر گر پڑا اٹھا بڑھا دوڑا گیا
 کوہ پر گل ساتھیوں کو جمع کر کے بھیا
 یوں لگا کہنے کہ یہ دشمن ہے ساحر جان کا
 اب اسے مہلت نہ دو جان کر دوہر کا فیصلہ

یہ نہیں یا ہم نہیں گرزوں کو اپنے لو سنہاں
 اک بھلوتے کی طرح ٹھکرا کے کر دو بائٹل

آپ نے فرمایا اے یسوع بن جوہن جو حق ہو پتا
 میں نہیں سا حریے مجھ میں دین کی سچی صفات
 تو اگر اسلام لائے اور ہو پا بند صلوات
 میں ابھی حکم خدا سے تھک دیتا ہوں نجات

ورنہ تو ہوگا نہ تیرا اس جگہ نام و نشان
 آن میں ہو جائے گا تا بود زیر آسمان

آپ کی تقریر کا اٹا اثر اس پر ہوا
 ساتھیوں کے زعم میں وہ دشمن دین خدا
 گزر لیکر ہاتھ میں اکبار جیگے بڑھا
 نعرۂ تکبیر کی کانوین گونج اٹھی صدا

کانپ کر سارے پتی حیران و ششدر بن گئے
 اپنی اپنی جا پست کی طرح پتھر بن گئے

ہو گیا تا بود شیطان مٹ گیا باطل کا رنگ
 مثل طائر اڑ گیا اک جابر و جادو کا رنگ
 نقش بنکر جم گیا توحید کے عامل کا رنگ
 چھا گیا دشت و جبل پر مرشد کا مل کا رنگ

رہ گئی اک آپ کے ہم سر او پتلی نور کی
 آپ کے پھلو میں ہی تربت بنی پر حور کی

المدو تم المدو یا حضرت باو الملک
 ہو رہے ہیں آج اپنے دشمن ناموں و تنگ
 چین ہی لینے نہیں دیتی ہیں آپس کی جنگ
 خوار ہیں۔ نا دار ہیں۔ برباد ہیں جیسے تنگ

ہم میں اسلامی اخوت کی ذرا بھی بو نہیں
 منہ پر کچھ ہے دل میں کچھ ایمان ہو ڈل مل یقین

دین کی گھوڑ دوڑ میں ہر دست نیا وار سا
 ہار میں ہیں آج ہم دولت گلے کا ہار ہے
 جسکو ہم اپنا سمجھتے ہیں وہی اغیار ہے
 ظاہر ہمدرد وہی باطن میں مثل مار ہے

ناز تھا جس پر ہمیں اب وہ سلما فی نہیں
 دہا رہے خیرین لیکن ہار میں پانی نہیں

میرے آقا ہاں ذرا کروٹ بد لکرو دیکھئے
 دیکھئے حالت ہماری آگے چلکر دیکھئے
 اپنے جُڑے سے ذرا باہر نکلکر دیکھئے
 ہم غلاموں کی طرف ہاں نکلیں نلکر دیکھئے

حلق ہو شہرک ہے خیر ہے جفا کا ساتھ ہے
 دوستوں کے بیٹ پیر پاؤں گلے پر ہاتھ ہے

بہر حق اسے عالمی دین بنی سب سے بڑے خبر
 دا خواہ ہے آپ سے آصف جمال چشم تر
 جد ماجد کو میرے کرو سب کے اس کی خبر
 ہو رہے ہیں ظلم بیجا آپ کی اولاد پر

BALAR JUNG ESTATE LIBRARY
 (Oriental Section)

URDU PRINTED BOOKS

یا علی شہسوار کاشا۔ ہیں دوست دشمن جان کے
 آبرو کے رزق کے اولاد کے ایمان کے

تمام شد

منشی سید سلیمان آصف

قابل دید مکالمہ

جنت کا عاشق زیر طبع ہے جو قابل دید ہے
 علاوہ ازیں مختلف نظمیں۔ سچی شکایت۔ منی کا طنبورہ
 جنگ عناصر وغیرہ چھپکتیا ہیں۔ پھنڈی زار آغا صاحب کی دوکان دہلی

خدمت اسلامہ میں سب سے آگے رہنے والے بہادر و دلیر ہیں۔ قابل
بلند محبت ہیں میدان مباحثہ و مناظرہ میں شیریں۔ درحقیقت
حق تو یہ ہے کہ وہ حمایت حق اور مخالفین کے گھلوں کو دفع کرنے کے
سحق ہیں اور ہمارے برادران ایمانی کے لئے سزاوار ہے کہ ان کے
وجود کو خدا تعالیٰ اٹکی تائید کرے دین کی حفاظت اور محمدین سے
دو در رو مقابلہ کرنے کے لئے عظیمت سمجھیں اور ان کے مقالات و
مضامین کی اشاعت انکی تصنیفات و مایفات کی طباعت انکے خطبات
(لکچروں) کی سماعت اور انکی کتابوں کے حاصل کرنے۔ انکے نمک
ارادوں میں اعانت کرنے۔ انکی نصیحتوں کے قبول کرنے اور سختی
اور مدلل عظوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے گوشش اور اہتمام کریں
کیونکہ عالم باعمل بہترین درخت باثمر ہے۔ جو ہر وقت اپنا پھل دیتا
ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ انکی کرمیوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا
اور ہمارے تمام برادران ایمانی پر ہمارا سلام ہو۔ **مجاہز خام علم و درج علی**
بن حسین الجینی الشہرستانی ہبۃ الدین۔ ۲۵ ربیع الاول ۳۲۱ھ

(۴) ترجمہ اجازہ آف کلاطی کاظمی نے خاکسار کی خدمات کے متعلق
جو الفاظ تحریر فرمائے ہیں ان کا ترجمہ یہ ہے :-
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہاں بیشک وہ یعنی خواجہ غلام الحسین اللہ تعالیٰ
بیتہ انکی تائید کرے ضرور ایسے ہیں (جیسا کہ آقا سید عبید الدین نے لکھا
ہے اور اس سے بھی بالاتر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان جیسے بہت سے آدمی پیدا کرے
اور ان کی توفیق و تائید کو زیادہ کرے۔ تحریر خادم شرع سید حسن
صدر الدین کاظمی ۹ ربیع الاول ۳۲۱ھ

(۵) علماء و مجتہدین لکھنؤ کی تحریر
کی تقریظ اور حضرت مولانا آقا سید نجم الحسن صاحب قبلہ کے خط کا عکس
بھی ضمیمہ میں بطور تبرک درج کیا گیا ہے جن میں میری عام اسلامی تائید
اور شیعوں کی تائید کا ذکر ہے۔ **خاتمہ**

۸۲۔ رقم کی دعا | اب میری دعا یہ ہے کہ خداوند بخار بجز مہرہ النبی

کو خصوصیت کے تحت شرف نیاز حاصل ہوا۔ انکے اسماء گرامی ہیں
آقا سید ابوالحسن الموسوی الاصفہانی۔ آقا شیخ علی غل الشیخ صاحب
جو اہل کلام۔ آقا شیخ احمد آل کاشف الغطا۔ آقا عبد اللہ المامقانی
آقا محمد الحسینی البسردی الفيروز آبادی۔ آقا نصیر الدین بن محمد العزازی
آقا شیخ محمد امین الکاظمینی۔ آقا شہید محمد علی بن حسین الجینی الشہرستانی
ہبۃ الدین۔ آقا الیہ حسن صدر الدین کاظمی۔ ان حضرات سے
سال بھر تک بار بار شرف ملاقات حاصل ہوا۔ دینی و دنیوی امور پر
گفتگو کے بہت سے مواقع حاصل ہوئے اور میری علمی و مذہبی تصنیفات
کو کئی آنکھوں نے ملاحظہ فرمایا میرے خطبوں اور لکچروں کے متعلق بھی
معلومات حاصل کی اور بوقت رخصت اجازت داسنا عطا فرما کر
ایک شیعوں نامتو کی حیثیت سے خاکسار کی مذہبی اور دینی خدمات
کی تعریف فرمائی آقا کے شہرستانی اور آقا کے کاظمی کی عربی تحریرات کا
ضمیمہ میں تبرکاً درج کیا گیا اور ان کا ترجمہ یہاں درج کیا جاتا ہے۔
(۳) ترجمہ اجازہ آف شہرستانی شہرستانی کی تحریر کا

ترجمہ یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ حمد ہے اللہ تعالیٰ کے لئے جو
حکما حق ہے اور دوزخ و سلام سرور انبیاء حضرت محمد مصطفیٰ اور آپ کی آل اطہرا
پر جو آپ کے بعد امام ہیں۔ حمد و نعت کے بعد خداوند سبحانہ تعالیٰ
کے احسانات میں سے ایک احسان مجھ پر یہ ہے کہ میں ۳۲۱ھ میں حضرت
عالم قابل جذب کمال کی ملاقات سے بہرہ یاب ہوا جو اپنے قلم کی
جوہر اور اپنی معلومات کی وسعت کی وجہ سے ممتاز ہیں اور اپنی مایفات
و تحفہات کے ذریعہ سے مرکز دین و مذہب کی نصرت و حمایت کر رہے
اور اپنی تقریرات و خطبات (اسپچوں اور لکچروں) کے ذریعہ سے کفار و مخالفین
کے گھلوں کو مٹانے والے ہیں (وہ کون ۹) میرے قلب کے سرور اور
آنکھوں کے نور جناب لوی خواجہ غلام الحسین۔ اللہ تعالیٰ انکی کوششوں
کو قبول فرمائے اور اپنی خوشنودی و رضامندی کی توفیق انکو عطا فرمائے
اور انکے حال کو مستقبل میں ماضی سے زیادہ بہتر بنائے خواجہ صاحب
کی ملاقات سے بہک و خوشی حاصل ہوئی جبکہ عند الملاقات بہک و معلوم ہو گا

و اللہ اعلم بالصواب علیہ السلام بحمدہ و شاکہ انکار کی خدمت میں کو باہر تہلیل فرما کر میرے
اس میں نظر فرمادے زبا پر ذرا خاک لگا دے تاکہ خداوند پاک سے
روزے برحمت پاکند درکار دریشان خاکے۔

هَيْبَةُ الدِّينِ

الحسيني

وزير المعارف العراقية

بغداد

مكشاهة عطا كرده حضرت حجة الاسلام آقا سيد مرتضى الدين صاحب قبله شهرستاني
وزير معارف عراق

بسم الله الرحمن الرحيم
نعم انه دام تامله كذا
وفوق ذلك كثر الواسع
وزاد في توفيقه وتأييده
مدرسة خدام الشريعة
صدر الدين الكاظمي

على عطاء كرده حضرت حجة الاسلام آقا سيد مرتضى الدين صاحب قبله شهرستاني
بغداد

بسم الله الرحمن الرحيم



الجمدة لله حق حمد والصلوة والسلام على سيد الانبياء محمد وآله الائمة من بعده
وعبد فمن من الله سبحانه علي حظواي في نكته بلطيا حضرة العالم الفاضل
المهذب الكامل الممتاز بجودة براعه وسعة اطلاعه حامي بيضة الدين والمد
بما الف وكتب ما حي هضمة الكفار والمخالفين بما قرر وخطب سرور قلبي
ونور العين جناب المولوي غلام الحسين شكر الله مساعبه ووفقه الرضيه
واحسن حاله في مستقبله اكثر من ماضيه سرتاليا اذ لطينابه بطلا مقدا
وفاضلا هماما ومجاد لا ضرغاما فالحق والحق انه حقيق للدفاع عن الحق
ويحق لاخواننا المومنين ان يعتمو وجوده دايد الله للمحافظة الدين
ومكافحة الملحدين وان يهتموا النشر مقالاته وطبع مؤلفاته واستماع
خطبه وافتناء كتبه ومساعدته في سنوياته الحسنه وقبول نصايحه
ومواعظته المنقنه فان العالم العامل خير شجرة مثمرة توفى اكلها كل حين
وان الله لا يضيع اجر المحسنين والسلام على كافة الاخواننا المومنين

من خدام العلم والدين في
بغداد
محمد علي حسين
الكاظمي



٢٥ / ربيع الاول
١٣٤١

عکس تحریر حضرت حجۃ الاسلام آقا سیدنا حسین صاحب قبلہ مجتہد لکھنؤ

باسمہ سبحانہ

جناب نیرۃ الافاضل للہ علیہ عن اللہ مثل الفخام درست سہارن علیہ السلام

بجائے تہنات و تحیات تو لڑائی لڑا کر عسارت نامہ سبب کیا اور
ایک تصنیف جدید (سولہ دیبند اور انکی تعلیم) مجھ کی اس عظیمہ عالمی کامیابی
صمیم قلب سے ادا کرتا ہوں جاؤ اللہ تعالیٰ سے مجھ پر قدر رکھیں اور
میں نہیں اسکتی میں یہی ہو تصنیف کو نہایت شوق سے مطالعہ کرتا ہوں اور
بہر لحاظ ہوتا ہوں اگرچہ یہی ہو تصنیف قابل قدر ہے لیکن یہ تصنیف سب
تصنیفات سے ممتاز اور اہل ~~تعمیر~~ علم عالیہ ناز سے خداوند عالم سے
بہتر آ رہی ہے جو تدریس و تدریس میں اور تاسیہ اسلام میں علی اللہ علیہ
کا یہاں نصیب ہو و التعمیر فی ضام

عبد اللہ
یکم ربیع الاول ۱۳۰۵ھ

عکس حضرت حجۃ الاسلام آقا سید نجم الحسن صاحب قبلہ مجتہد لکھنؤ

کتاب

مکرم

مکتبہ دارالعلوم دیوبند
مکتبہ دارالعلوم کراچی
مکتبہ دارالعلوم لاہور
مکتبہ دارالعلوم حیدرآباد
مکتبہ دارالعلوم ممبئی
مکتبہ دارالعلوم بنگلہ دیش
مکتبہ دارالعلوم پاکستان
مکتبہ دارالعلوم انڈیا
مکتبہ دارالعلوم افغانستان
مکتبہ دارالعلوم عراق
مکتبہ دارالعلوم بحرین
مکتبہ دارالعلوم قطر
مکتبہ دارالعلوم عمان
مکتبہ دارالعلوم سلیمانیا
مکتبہ دارالعلوم بغداد
مکتبہ دارالعلوم نجف
مکتبہ دارالعلوم کربلا
مکتبہ دارالعلوم مدینہ
مکتبہ دارالعلوم مکہ
مکتبہ دارالعلوم یمن
مکتبہ دارالعلوم بحرین
مکتبہ دارالعلوم قطر
مکتبہ دارالعلوم عمان
مکتبہ دارالعلوم سلیمانیا
مکتبہ دارالعلوم بغداد
مکتبہ دارالعلوم نجف
مکتبہ دارالعلوم کربلا
مکتبہ دارالعلوم مدینہ
مکتبہ دارالعلوم مکہ
مکتبہ دارالعلوم یمن

فضائل باب عمدۃ اللجباب جناب مولانا حاجی خواجہ غلام اکبر صاحب

بید سلام با اکرام اتماسر کہ خدا کے فضل و کرم سے امید ہے کہ پانچ بیخبریت ہوگا

آپ کو معلوم ہو گا کہ اسی ماہ مئی کی ہے۔ بائیسویں تاریخ کو لکھنؤ میں چوتھوں قوم کی

طرف سے مذاہب کی کانفرنس ہوئی اور سنا گیا ہے کہ ممالک خارجہ سے بھی کچھ

لوگ آئینگے اور ملک کی جمعیت بھی زیادہ ہوگی۔ مسلمانوں سے بھی نائنڈہ طلب کیے

گئے ہیں۔ اور یہاں تجزیہ یہ ہوئی ہے کہ ایک نائنڈہ شیعہ مذہب کی طرف سے بھی

شریک کیا جائے کیونکہ لکھنؤ شیعوں کا صدر مقام ہے لہذا ضرورت ہے کہ شیعہ

مذہب کا نائنڈہ ایسا شخص ہو جو ہندوؤں کے مختلف طبقات کے حالات سے

باخبر ہو اور اسلام کے حالات سے بھی بخوبی واقف ہو اور انگریزی بھی جانتا ہو

اور عمدہ پر ایم سے ٹوٹر لیج میر اسلام کو شیعہ نقطہ نظر سے پیش کر سکتا ہو اور چوتھوں

قوم کے مطالبات کو پیش نظر رکھ کر اسلام کی دعوت دلیسکتا ہو۔ اسکی محلہ مشاورت

میر سے ملے یا یہ ہے کہ یہ کام آپ سے بہتر اور کوئی نہیں کر سکتا لہذا آپ اپنا تشریف لائیں

مکتبہ دارالعلوم دیوبند
مکتبہ دارالعلوم کراچی
مکتبہ دارالعلوم لاہور
مکتبہ دارالعلوم حیدرآباد
مکتبہ دارالعلوم ممبئی
مکتبہ دارالعلوم بنگلہ دیش
مکتبہ دارالعلوم پاکستان
مکتبہ دارالعلوم انڈیا
مکتبہ دارالعلوم افغانستان
مکتبہ دارالعلوم عراق
مکتبہ دارالعلوم بحرین
مکتبہ دارالعلوم قطر
مکتبہ دارالعلوم عمان
مکتبہ دارالعلوم سلیمانیا
مکتبہ دارالعلوم بغداد
مکتبہ دارالعلوم نجف
مکتبہ دارالعلوم کربلا
مکتبہ دارالعلوم مدینہ
مکتبہ دارالعلوم مکہ
مکتبہ دارالعلوم یمن
مکتبہ دارالعلوم بحرین
مکتبہ دارالعلوم قطر
مکتبہ دارالعلوم عمان
مکتبہ دارالعلوم سلیمانیا
مکتبہ دارالعلوم بغداد
مکتبہ دارالعلوم نجف
مکتبہ دارالعلوم کربلا
مکتبہ دارالعلوم مدینہ
مکتبہ دارالعلوم مکہ
مکتبہ دارالعلوم یمن

عکس خطافاضل باکمال مشرماراڈیو کپتال صاحب مرحوم

Kyderabad,
Deccan
June 29th 1926

Dear Sir

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

I have just finished reading
"Islam and Medicine Unit," by
Khwaja Ghulam ul-Hasanain, which
you so kindly sent me. The
book is a little gem, so clear
and certain in its light of
reasoning that anyone who
loves lucidity must value it...

Yours fraternally
(ترجمہ خط)

دکن
۲۹ جون ۱۹۲۶ء
M. Pickett

عزیز جناب

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے کتاب "اسلام اینڈ دی ڈوائس یونٹی" (اسلام و توحید) مصنفہ خواجہ غلام الحسین کو
ابھی بھی پڑھ کر فتم کیا ہے جو بڑی مہربانی سے آپ نے میرے پاس بھیجی تھی۔ کتاب (کیا ہے) ایک
جاہر ریزہ ہے اور اپنے استدلال کی روشنی میں ایسی صاف و صیح اور یقینی ہے کہ جو شخص
صفائی بیان کو پسند کرتا ہے وہ فرد بالضرور اس کی قدر کرے گا * * * * *
آپ کا بھائی ایم۔ پکٹھال

نوٹ۔ یہ خط مسٹر پکٹھال نے سید فلاحین صاحب کو لکھا تھا۔ جو اس وقت حیدرآباد دکن میں پولیس آفیسر (غالباً ڈپٹی سوشل ڈسٹریکٹ) تھے۔ یہ عکس خط کے مرث اس
صاحب کا ہے جس کا تعلق کتاب کے ریویو سے ہے۔ باقی حصہ کے عکس کی ضرورت نہیں تھی۔

فقیرت مست مضامین

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع	صفحہ
۵۰	بک سہی کے تین اہم سوالات کا فیصلہ کن جواب	۵۰	بذات تجریدت کے مباحث پر فیصلہ کن مقالہ	۵۰
۵۱	عالمیائین ابن سعود پر ختم جنت	۵۱	آریہ سماج ہائی کورٹ کے فیصلے پر سلسلہ مناظرات کا آغاز	۵۱
۵۲	عجیب و غریب مناظروں کا سلسلہ	۵۲	سلسلہ مناظروں کا آغاز اور اس کا نتیجہ	۵۲
۵۳	(۱) انٹرویو سٹیج	۵۳	سلسلہ مناظروں میں آریہ سماج کی غیر حاضری اور اسے	۵۳
۵۴	(۲) تین تقریری مناظرے	۵۴	سماج کی دلچسپی اور ترقی	۵۴
۵۵	(۳) تقریری مناظرہ کا سلسلہ	۵۵	سلسلہ مناظروں کا فیصلہ کن مناظرہ	۵۴
۵۶	(۴) انکشافات اور نتیجہ	۵۶	سلسلہ مناظروں میں سنیوں و حرم پر فیصلہ کن مناظرہ	۵۵
۵۷	باب ہفتم خدمات کی خدمت	۵۷	بذات راچندر کو مسکت جواب	۵۶
۵۸	تعلیمی خدمات	۵۸	آریہ سماج ہائی کورٹ کے فیصلے پر دستِ مخالف اور	۵۷
۵۹	ملی خدمات	۵۹	مناظروں کا خاتمہ	۵۸
۶۰	(۱) مولانا شبلی اور دیگر علماء کی رائے	۶۰	مباحثوں کو آریوں نے کیوں بند کیا	۵۸
۶۱	(۲) ڈاکٹر سر محمد اقبال کی رائے	۶۱	امروہ میں اسلامی ہیٹ فارم پر بذات راچندر سے	۵۹
۶۲	(۳) مولانا ڈاکٹر اشد کی رائے	۶۲	فیصلہ کن مقالہ	۶۰
۶۳	(۴) ڈاکٹر سر سید داس سودی کی رائے	۶۳	چین کا عجز جس حد تک مذہبی تقریریں	۶۰
۶۴	مذہبی و تبلیغی خدمات	۶۴	کھینچ کر لکھیری میں آریہ ہیٹ فارم پر مناظرہ	۶۱
۶۵	(۱) دو انگریز عالموں کی رائے	۶۵	ہائی کورٹ میں کالفرنس میں تقریریں	۶۲
۶۶	(۲) علامہ محمد بن عراق کی خطا کی وضاحت	۶۶	اجتہاد کالفرنس کونوٹس کے طے پیری طبعی	۶۳
۶۷	(۳) ترجمہ اجازہ آقا سید محمد	۶۷	بادی جوائسٹری سے فیصلہ کن مقالہ	۶۴
۶۸	(۴) ترجمہ اجازہ آقا سید محمد	۶۸		۶۴
۶۹	(۵) علامہ محمد بن عثمان کی تقریر	۶۹		۶۴
۷۰	مراقب کی دعا	۷۰		۶۴
۷۱	ضمیمہ	۷۱		۶۴
۷۲	مکس اجازہ آقا سید محمد بن عثمان	۷۲		۶۴
۷۳	مکس اجازہ آقا سید محمد بن عثمان	۷۳		۶۴
۷۴	مکس تقریر آقا سید محمد بن عثمان	۷۴		۶۴
۷۵	مکس تقریر آقا سید محمد بن عثمان	۷۵		۶۴
۷۶	مکس تقریر آقا سید محمد بن عثمان	۷۶		۶۴
۷۷	مکس تقریر آقا سید محمد بن عثمان	۷۷		۶۴
۷۸	مکس تقریر آقا سید محمد بن عثمان	۷۸		۶۴
۷۹	مکس تقریر آقا سید محمد بن عثمان	۷۹		۶۴
۸۰	مکس تقریر آقا سید محمد بن عثمان	۸۰		۶۴

فائل پانی پتی کا بے شمار کارناما

تعداد صفحات ۴۰۰

بیسویں صدی مسیحی اور چودھویں صدی ہجری کا نیا تفسیر
سوامی دیانند اور ان کی تعلیم

اس کتاب کا اور خوبی معنائیں اور کتابت، طباعت اور طرز تحریر کی خصوصیتوں سے لحاظ سے بھی بے مثل ہے۔
قائدانہ انداز میں لکھی گئی ہے۔ طرز بیان صاف، سلیس، معقول اور مذہب ہی جس کو تمام مسلم اور غیر مسلم جماعتوں نے بالاتفاق تسلیم کیا ہے۔
اس کتاب کے دلائل اور واقعات کو لاجواب اور ناقابل تردید سمجھ کر متفقہ پروٹیکٹڈ کیا، اور اس کو بیوہ اور گندھی کی کتابت پر فوجداری مقدمہ چلانے کے لئے گورنمنٹ پر جیڈو ورڈ ڈالنا مگر ان کا بیان سرتاپا غلط تھا، اس لئے ناکامیاب رہے۔
اس کی سیاسی حالات سے باخبر نہ ہونے کے لئے ضروری ہے کہ یہ کتاب سنڈا کی جانی جائے۔ عیسائی مشن نے اپنے متنازعوں اور منافقوں کو اپنی شکایتوں وغیرہ کے لئے اس کی بہت سی کاپیاں خریدیں۔ اسلامی انجمنوں کو بھی اپنے واپس لینے کے لئے اس کتاب کی جلدیں فوراً پیش کرنا چاہئیں۔

یہ شہرہ معروف پادری ریویور نے مذہب کا صاحب نے اس کتاب کے متعلق لکھا تھا کہ جیسے آریہ تحریک ہندوستان میں جاری ہے اس وقت تک ایسی معقول، مدلل اور مذہب کتاب اردو زبان میں نہیں لکھی گئی۔
یہ حساب اول نہیں بلکہ سبب گندہ اور پنڈت ماج نرائن (بالقالب) جیسے مانے ہوئے ساتن دھری لیڈروں اور قاضیوں کی تعریف لکھی ہے۔

ایک عالم جلیل القدر کی رائے

حضرت عبدالمتقین مولانا آقا سیدنا حسین صاحب قصبہ مجدد العصر کے خط کی نقل تبرکات درج کی جاتی ہے جو جناب ممدوح نے خواجہ غلام حسین کو لکھا تھا۔

لانا مثل الامم قوتوا نال انعم و صبر کما لایا۔ بولہ لہا کثرہ و تقیات متواترہ گناش و کہ عنایت نامہ سب کمال امتان ہوا۔ اس کی تصنیف جہت سے علی اس طریقہ لکھی ہے کہ اس کا ہر جملہ لانی تصانیف سے بچے جقدہ دھری جو وہ مشن میں لکھی ہو سکتی ہو۔ اس کی ہر جملہ کلام کرنا ہوں اور جو یہ خط لکھا ہوا ہے اس کی تصنیف نہایت قابل قدر ہے لیکن یہ تصنیف سب تصانیف سے ممتاز اور اہل اسلام کے لئے بیحد مفید ہے۔ اس میں اس قدر علم ہے کہ اس کی تامل سے سب تصانیف سے ممتاز اور اہل اسلام کے لئے بیحد مفید ہے۔ اس میں اس قدر علم ہے کہ اس کی تامل سے سب تصانیف سے ممتاز اور اہل اسلام کے لئے بیحد مفید ہے۔

پابند: منیجر عالی پبلشنگ آفس رکتاب گھر، حوض قاضی دہلی

سرورق پٹی پریس دہلی میں طبع ہوا

